(اضافہ)

خوارج کا بیان (۱)

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ المَشْرِقِ، وَيَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ، قِيلَ مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ - أَوْ قَالَ: التَّسْبِيدُ - صحيح البخاري ۲/ ۱۱۳۱

خوارج : یہ ایک مشہور گمراہ فرقہ ہے، ان کا مختصر قصہ یہ ہے (۲) کہ جب حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ نے جنگ صفین میں یہ اعلان کیا تھا کہ ہم دو آدمیوں کو فیصل بنائیں گے جو ہمارے درمیان فیصلہ کریں گے تو یہ ان دونوں کے دشمن ہوگئے اور کہنے لگے ان الحکم الا للہ، حضرت علی نے فرمایا: کلمة حق أرید بها الباطل، اور انھوں نے دونوں کو قتل کرنے کی کوشش کی اور حضرت علیؓ کو قتل کرنے میں کامیاب بھی ہوئے، پہلے حضرت علی نے حضرت ابن عباسؓ کو سمجھانے کیلئے بھیجا، نہیں مانے تو ان سے قتال کیا نہروان مقام

---

(۱)۔ یہ مضمون دارالعلوم نعمانیہ (شاخ) آزادول کے پہلے ختم بخاری کے جلسہ کے موقع پر جامع مسجد آزدول میں جو درس دیا گیا تھا اس سے ماخوذ ہے۔
(۱۸/ شعبان ۱۴۴۵ھ۔ ۲۹/ فروری ۲۰۲۴ء شب جمعہ)

نیز بخاری ۲/ ۱۰۲۴ پر باب قتال الخوارج و المرتدین الخ سے متعلق قدیم درس سے بھی کچھ حصہ لیا گیا ہے، زیادہ تفصیل وہیں پر آئیگی۔

(۲)۔ وَهُمْ قَوْمٌ مُبْتَدِعُونَ سُمُّوا بِذَلِكَ لِخُرُوجِهِمْ عَنِ الدِّينِ وَخُرُوجِهِمْ عَلَى خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وَخَرَجُوا شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ إِلَى أَنِ اجْتَمَعُوا بِالْمَدَائِنِ فَرَاسَلَهُمْ علیؓ فِي الرُّجُوعِ فَأَصَرُّوا عَلَى الِامْتِنَاعِ حَتَّى يَشْهَدَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْكُفْرِ لِرِضَاهُ بِالتَّحْكِيمِ وَيَتُوبَ ثُمَّ رَاسَلَهُمْ أَيْضًا فَأَرَادُوا قَتْلَ رَسُولِهِ ثُمَّ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنَّ مَنْ لَا يَعْتَقِدُ مُعْتَقَدَهُمْ يكفر وَيُبَاحُ دَمُهُ وَمَالُهُ وَأَهْلُهُ ، وَزَادَ نَجْدَةُ عَلَى مُعْتَقَدِ الْخَوَارِجِ أَنَّ مَنْ لَمْ يَخْرُجْ وَيُحَارِبِ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ كَافِرٌ وَلَوِ اعْتَقَدَ مُعْتَقَدَهُمْ وَعَظُمَ الْبَلَاءُ بِهِمْ وَتَوَسَّعُوا فِي مُعْتَقَدِهِمُ الْفَاسِدِ فَأَبْطَلُوا رَجْمَ الْمُحْصَنِ وَقَطَعُوا يَدَ السَّارِقِ مِنَ الْإِبْطِ وَأَوْجَبُوا الصَّلَاةَ عَلَى الْحَائِضِ فِي حَالِ حَيْضِهَا وَكَفَّرُوا مَنْ تَرَكَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (فتح الباري ملخصا ۱۲/ ۲۸۴)

تفصیلات شروح بخاری میں مذکورہ باب کے تحت دیکھئے: فتح الباری ۱۲/ ۲۸۴، عمدۃ القاری ۲۴/ ۸۵، ارشاد الساری ۱۰/ ۸۶

مولانا ادریس کاندھلویؒ تحریر فرماتے ہیں:

فرقۂ خوارج: اسلام میں سب سے پہلا فرقہ خوارج کا ہے، جو حضرت عثمان غنیؓ کے اخیر زمانہ خلافت میں ظاہر ہوا جس کا آغاز حضرت عثمان غنی کی طرف حکومت پر نکتہ چینی سے ہوا، یہ گروہ صحابۂ کرام کے عقائد سے ہٹا ہوا تھا اور پھر حضرت عثمان غنی کی شہادت کے بعد اسی فرقہ نے حضرت علی کا مقابلہ کیا اور ان کی اطاعت سے خروج کیا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کے ساتھ قتال کیا اور اس فرقہ کے آدمیوں کو بہت قتل کیا، مگر با ایں ہمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اوکا فر اور اسلام سے خارج نہیں سمجھتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرقہ کے خروج اور ظہور کی خبر دی تھی، یہ احادیث صحاح ستہ میں مذکور ہیں، یہ فرقہ حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت معاویہ سب کو برا جانتا ہے اور ان سب کو ان آیات و احادیث کا مصداق بتاتا ہے جو باہمی قتل و قتال اور جنگ و جدال کی مذمت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں، اور عجیب عجیب تاویلیں کرکے ان آیات اور احادیث کو ان حضرات پر منطبق کرتا ہے، تمام خوارج کا یہ اجمالی عقیدہ ہے کہ حضرت علی اور حضرت عثمان اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ اور حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ کافر ہیں، معاذ اللہ! جب یہ حضرات بھی کافر ہوجائیں تو پھر دنیا میں مسلمان کون رہے گا۔ (عقائد الاسلام ۱/ ۱۶۸)

میں، اکثر علماء کے نزدیک یہ کافر نہیں ہیں بلکہ گمراہ ہیں، امام مالک ان کو کافر کہتے ہیں۔

حدیث کی شرح:

یہ حدیث کئی مقام پر پہلے گزر چکی ہے(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی تھی کہ کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے، قرآن بہت پڑھیں گے لیکن حلق سے تجاوز نہیں کرے گا، اور اتنی عبادتیں کریں گے کہ تم اپنی عبادت کو انکی عبادت کے سامنے حقیر سمجھو گے، اوران کا حال یہ ہوگا کہ وہ مسلمانوں سے قتال کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے: **یقاتلون أهل الاسلام و یدعون أهل الأوثان۔** (بخاری ۱/۴۷۲: الانبیاء)، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں ان کو پاؤں گا تو قوم عاد کی طرح قتل کروں گا، اور فرمایا: جس کے زمانہ میں یہ نکلیں وہ ان کو قتل کرے، جو ان کا قاتل ہوگا وہ سب سے افضل ہوگا اور وہ ہمارے کسی مسلمان کو ماریں اور وہ شہید ہو جائے تو وہ مسلمان بھی سب سے افضل ہوگا۔

ان کا عقیدہ ہے کہ آدمی گناہ کرنے سے کافر ہو جاتا ہے، اور کتاب الایمان کی بحث میں ان کا یہ عقیدہ بیان ہوا تھا کہ ان کے نزدیک جو بھی مسلمان گناہ کبیرہ کرے وہ کافر ہے اس کو قتل کرنا جائز ہے۔

علامہ کشمیریؒ فرماتے ہیں: جیسے آج کل کے اہل حدیث، جو آیتیں مشرکین کے آباء واجداد کے بارے میں آئی ہیں یہ لوگ ان کو مقلدین کے اوپر فِٹ کرتے ہیں، یہ خوارج کے مشابہ ہیں۔ (۲)

ساؤتھ افریقہ میں خوارج: میں آپ حضرات کے سامنے یہ حدیث اسلئے سنا رہا ہوں تا کہ آپ لوگ سوچیں کہ اس وقت

---

(۱)۔ بخاری: ۱/۴۷۲، ۵۰۹، ۲/۶۲۳، ۶۷۳، ۷۵۶، ۹۱۰، ۱۰۲۴

(۲)۔ قال البخاری (۲/۱۰۲۴): وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ وَقَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔

قال الكشميری: قوله: (فَجَعَلُوهَا على المُؤمِنِينَ) وهذا كحَالِ المُدَّعِينَ العَمَلَ بالحديثِ في دِيَارِنا، فإنَّ كل آياتٍ نَزَلتْ في حق الكُفَّار فإنَّهم يَجعَلُونها في حَقِّ المُقَلِّدِين سِيما الحَنَفية، كَثَّرَ الله تعالى حِزْبَهم۔ (فيض الباري ۴/۴۷۳)

و قال ابن عابدین الشامی:

كَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي أَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوا يَنْتَحِلُونَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ، لَكِنَّهُمْ اعْتَقَدُوا أَنَّهُمْ هُمْ الْمُسْلِمُونَ وَأَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُونَ، وَاسْتَبَاحُوا بِذَلِكَ قَتْلَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتَّى كَسَرَ اللهُ تَعَالَى شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِينَ عَامَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ وَأَلْفٍ۔

(رد المحتار 4/262: کتاب الجهاد: باب البغاة)

و "الخوارج" طائفة من المبتدعة لهم مقالة مخصوصة كالتكفير بالكبيرة، وكان ابن عمر يراهم شرار خلق الله لأنهم يتعمدون إلى آيات نزلت في الكفار فجعلوها على المؤمنين۔ (مجمع بحار الأنوار (۲/۲۳: ماده: خرج)

قال المذنب تاب الله عليه: وأشر منهم من يجعل آيات في أشرار اليهود على علماء الأمة المعصومة المرحومة طهر الله الأرض عن رجسهم، وأجمعوا على أن الخوارج على ضلالتهم فرقة من المسلمين، وعلى جواز نكاحهم، وأكل ذبائحهم، وقبول شهادتهم، وذكر عند علي: أكفارهم؟ فقال: من الكفر فروا، فقيل: المنافقون؟ فقال: إن المنافقين لا يذكرون الله إلا قليلاً وهم يذكرون الله بكرة وأصيلا، قوم أصابتهم فتنة فعموا وصموا. (مجمع بحار الأنوار ۱/۴۵۳: ماده: حدث)

ساؤتھ افریقہ میں کہیں خوارج تو نہیں نکل آئے؟ آج کل ہمارے ماحول میں تکفیر بہت ہو رہی ہے، اور اگر قدرت ہوتی تو شاید قتل بھی ہوتا، لیکن معلوم ہے کہ ان ملکوں میں قتل کریں گے تو خود نہیں بچیں گے، اسلئے میں آپ لوگوں کو آگاہ کر رہاں ہوں، میں فیصلہ نہیں کرتا، آپ لوگ خود سوچیں کہ کہیں خوارج تو نہیں نکل آئے؟ حضرت علیؓ نے تو اپنے زمانہ میں ان کے ساتھ جنگ کر کے ان کو قتل کر دیا تھا اور عام طور سے صرف بخاری شریف پڑھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ اب ختم ہو گئے، لیکن سنن ابن ماجہ میں حدیث آئی ہے جو سند کے لحاظ سے حسن ہے کہ یہ لوگ بیس سے زیادہ مرتبہ نکلیں گے اور ان کے آخر میں دجال نکلے گا (۱)

۱۔ سنن ابن ماجه (61/1) (ص ۱۵)

174 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْشَأُ نَشْءٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ، أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً، حَتَّى يَخْرُجَ فِي عِرَاضِهِمُ الدَّجَّالُ۔

مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه (۱ / ۲٦) هَذَا إِسْنَاد صَحِيح احتج البُخَارِيّ بِجَمِيعِ رُوَاته۔

قال الهيثمی: (٦ / ۲۲۹) (او ٦ / ۳۳۰)

لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ " قَالَهَا ثَلَاثًا "شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ " قَالَهَا ثَلَاثًا. وَقَالَ حَمَّادٌ: " لَا يَرْجِعُونَ فِيهِ ". وَفِي رِوَايَةٍ: " لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الدَّجَّالِ ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

وذكر الهيثمي عدة احاديث مع تصحيحها او تحسينها، فراجع هناك (٦ / ۳۳۰ و بعدها)

قال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، و سكت عليه الذهبي في التلخيص المستدرك (۲ / ۲٦۰)

قال الشيخ محمد زكريا الكاندهلوی: قوله: سیخرجون فی آخر الزمان: قیل فی آخر زمان الصحابة و قیل ------

قلت: لا یرد السوال ان قلنا بتعدد خروج الخوارج و قد وقع خروجهم مرارا۔ (كنز المتواری ۱۲ / ۴۰۷)

و انظر ایضا: السنن للنسائی ۲ / ۱۷۲ و احمد ۳۳ / ۲۷ طبع الرساله و المشكوة ۲ / ۳۰۸ وغیرها

چند علامات خوارج

۱۔ عام مسلمانوں کی جماعت سے خروج اور اپنی رائے پر اصرار : سُمُّوا بِذَلِكَ لِخُرُوجِهِمْ عَنِ الدِّينِ وَ خُرُوجِهِمْ عَلَى خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ ... .. وَيَسْتَبِدُّونَ بِرَأْيِهِمْ ۔ (فتح الباری ۱۲/ ۲۸۳، عمدۃ القاری ۲۵/ ۱۰۲)

حضرت ابن عباسؓ اور خود حضرت علیؓ نے سمجھانے کی کوشش کی لیکن کسی کی بات نہ مانی حتی کہ ان کے ساتھ جہاد کرنا پڑا۔

۲۔ گناہوں کی وجہ سے تکفیر : بہت سے صحابہ کی بھی تکفیر کرتے ہیں جیسا کہ گزرا۔ (کتب حدیث وعقائد)

۳۔ عبادت میں غلو وتشدد : کثرت تلاوت، کثرت صلوۃ وصوم۔ (بخاری ۱/ ۴۷۱، ۲/ ۱۰۲۴ وغیرہ)

۴۔ آیات کی غلط تفسیر کرنا : جنگ صفین کے بعد انھوں نے کہا تھا: ان الحکم الا للہ، حضرت علیؓ نے فرمایا: كلمة حق أريد بها الباطل۔ (کتب حدیث وعقائد)

۵۔ کفار سے متعلق آیات کو مسلمانوں پر فٹ کرنا۔ (بخاری ۲/ ۱۰۲۴)

۶۔ یہودیوں سے متعلق آیات کو مسلمان علماء کیلئے استعمال کرنا۔ (مجمع بحار الانوار ۱/ ۴۶۵)

۷۔ یہ جماعت سیاسی ہے نہ کہ علمی: علامہ کوثری فرماتے ہیں: لا دخل للعلم فی نشأة الخوارج والشيعة بل ولّدتهما العاطفة السياسية ... واتجاههم الأصلي نحو خصومة الحكومة القائمة۔ (مقدمہ تبيين كذب المفترى)

۸۔ اہل سلام سے قتال کرنا نہ کہ بت پرستوں سے: (بخاری ۱/ ۴۷۱ وغیرہ)

۹۔ حلق الرأس: بطور شعار کے بال کاٹنا: (بخاری ۲/ ۱۰۲۴ و ۱۱۲۸، فتح الباری ۱۲/ ۲۹۱، عمدۃ القاری ۲۵/ ۱۰۲ وغیرہ)

۱۰۔ بار بار نکلنا حتی کہ دجال انہی میں سے نکلے گا : (ابن ماجہ ص ۱۵ وکنز العمال ۱۲/ ۴۰۷ وغیرہ)

۱۱۔ عمر کم اور علم وفہم بھی کم ہوگا۔ (بخاری ۲/ ۱۰۲۴)

۱۲۔ باتیں بہت اچھی مگر کام برے ہوں گے۔ (بخاری ۲/ ۱۰۲۴)

فتنۂ خارجیت کی شدت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ صحاح ستہ اور دیگر مشہور کتب حدیث کے مصنفین نے باقاعدہ خوارج کے لئے ابواب قائم کئے ہیں اور ان کے تحت متعدد احادیث ذکر کی ہیں، جبکہ دیگر فرق ضالہ کیلئے احادیث تو ذکر کی ہیں لیکن باب نہیں قائم کئے یا بہت کم لوگوں نے قائم کئے، صرف بخاری شریف میں ان سے متعلق احادیث ۷۔۸ جگہوں میں مذکور ہیں اور بہت سخت الفاظ حدیثوں میں آئے ہیں: ۱/ ۴۷۱، ۵۰۹، ۲/ ۶۲۳، ۶۷۳، ۶۹۰، ۷۵۶، ۹۱۰، ۱۰۲۴، ۱۱۲۸، مسلم شریف میں ۱/ ۳۴۰ تا ۳۴۳ میں متعدد حدیثیں ذکر کیں، نیز نسائی نے کبری ۲/ ۳۱۱ وصغری ۲/ ۱۷۲ میں، ابوداود نے ۲/ ۲۹۹ میں، ترمذی نے ۲/ ۴۲ میں، ابن ماجہ نے ص ۱۵ میں، دارمی نے ۲/ ۱۳۳ میں، مؤطا امام محمد ص ۳۶۹ میں، عبدالرزاق نے ۱۰/ ۱۱۸ میں، ابن ابی شیبہ نے ۱۵/ ۳۰۳ تا ۳۳۰۔

علامہ ابن کثیرؒ نے ۱۴ صحابۂ کرام سے خوارج سے متعلق حدیثیں نقل کی ہیں دیکھئے البدایہ والنہایہ ۸/ ۲۷ تا ۹۰ تحت سنة سبع و ثلثين

خوارج کے رئیسوں میں سے ایک عبداللہ بن وھب تھا جس کا لقب تھا ذو الثفنات، کیونکہ کثرت عبادت کی وجہ سے اس کے گھٹنوں میں نشانات پڑ گئے تھے۔

وأول من بويع من الخوارج بالإمامة: عبد الله بن وهب الراسبي في منزل زيد بن الحصين۔ (الملل و النحل للشهرستانی ۱/ ۱۱۷ الفصل الرابع)